۱۶۔ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت: ۵۲۶ھ   مولد: ہارون

تاریخ وفات: ۵؍شوال ۶۱۷ھ یا ۶۰۳ھ یا ۶۳۳ھ یا ۵۶۷ھ یا ۵۹۷ھ

مدفن: مکہ مکرمہ متصل مکان شریف صاحب

حضرت خواجہ عثمان ہارونی ہیں، بڑے صاحبِ کشف و کرامات۔ اگرچہ کشوف و کرامات کی ان کے یہاں ذرہ بھر اس کی نہ کوئی اہمیت، نہ اس کی طرف کوئی توجہ۔ وہ تو اللہ تعالیٰ کے لاڈلے بن جاتے ہیں، تو ہر مخلوق ان کے تابع بن جاتی ہے۔

خواجہ ہارونی آگ میں کود پڑے

ایک دفعہ سفر میں کہیں سے گزر رہے ہیں، راستہ میں کہیں سفر میں ضرورت پیش آئی کھانا وغیرہ پکانے کے لئے، تو خادم سے فرمایا کہ بھئی، یہ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں آتش پرست، ان سے کچھ شعلہ لے کر آؤ۔ وہ گئے تو انہوں نے انکار کیا کہ ہم نہیں دے سکتے اور نہیں دیں گے۔ دوبارہ درخواست کی کہ ہم مسافر ہیں، ہمیں ضرورت ہے۔ مزید انکار پر ان کے مجمع میں ایک چھوٹا سا بچہ تھا، اس کو گود میں اٹھایا اور آگ میں تشریف لے گئے۔

جب یہ منظر انہوں نے، ہزاروں کے مجمع نے دیکھا کہ وہ جو آگ کے گرد طواف کر رہے تھے، اس کی عبادت کر رہے تھے، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت کی اس کرامت کے نتیجہ میں، ان سب کو اسلام سے نوازا، سارا مجمع مشرف بہ اسلام ہوتا ہے۔

آتش پرستی کی ابتداء

اور یہ ان کے یہاں، جو آتش پرستوں کے یہاں، ایرانیوں کے یہاں آگ کی عبادت کا

تصور ہے، یہ حکومت کا پیدا کردہ ہے۔ جیسے متعدد جگہوں پر حکومتوں نے مذاہب تبدیل کئے، خود اسلام میں بھی، عیسائیت میں بھی، تو وہ ملوک اور سلاطین نے بنائے مذاہب، اور سب کو پتہ ہے، تاریخ میں لکھا ہے، پڑھتے ہیں، مگر یہ توفیق اوپر سے ہے، پھر بھی اس کے پیچھے چلنے والے ملینوں کی تعداد میں ہیں۔

یہ آتش پرستوں کے یہاں آگ کی پوجا ہے، یہ کیسے شروع ہوئی؟ کہ ان کے کوئی پیغمبر تھے، اللہ کے بھیجے ہوئے سچے پیغمبر، ان کے پیچھے چلتے تھے، ان کی کتاب کے مطابق عمل کرتے تھے، رعایا بھی، حکومت بھی، بادشاہ بھی، مگر نفس وشیطان ہر ایک کے ساتھ ہے۔

ان کے، ایرانیوں کے بادشاہ نے، جو صحیح مذہب پر تھے، اس نے نفسانی خواہش کی بنا پر اپنی بہن کو چھیڑا، اس سے تعلق پیدا ہوا، اور تعلق کے نتیجہ میں غلط کاری ہوئی ہوگی اور اس کی کسی طرح عوام کو اطلاع ہوگئی۔ اب جب یہ راز فاش ہوگیا، بعض قصے یہاں بھی سنے گئے، **انا للّٰہ و انا الیہ راجعون**، اللہ تعالی توفیق عطا فرمائے، ہدایت دے، نفس اور شیطان کے پیچھے انسان جب چلنا شروع کرتا ہے، تو وہ کہاں سے کہاں پہنچا کر چھوڑتے ہیں، اپنی ہمشیرہ اور بہن اور غیر میں فرق نہیں رہتا۔

جب یہ راز فاش ہوا، تو وہ دونوں مشورہ کرتے ہیں کہ اب کیا کیا جائے، یہ تو لوگوں کو معلوم ہوگیا، تو لکھا ہے کتابوں میں کہ اس عورت نے، اس کی بہن نے، بادشاہ کی، جس کے ساتھ غلط کاری ہوئی تھی، اس نے اس کو دلیل بتائی۔ بہت آسان دلیل۔ وہ کیا؟ کہنے لگے آدم علیہ السلام کے بیٹوں میں نہیں تھا کہ جو جڑواں پیدا ہوتے تھے، وہ تو حقیقی بھائی بہن شمار ہوتے تھے، تو جو آگے پیچھے پیدا ہوئے، تو وہ ان کے ساتھ نکاح ہوسکتا تھا۔ تو بہن کے ساتھ تو حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں نکاح جائز تھا، نکاح ہوتے تھے۔

ان کے حاکم کو، بادشاہ کو بھی دلیل مل گئی۔ اس نے اعلان کر دیا کہ ہم نے کیا غلط کیا؟ ہم تو آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں، ان کے پیروکار ہیں، جب ان کے مذہب، ان کی شریعت

میں جائز تھا،تو ہم نے کونسا غلط کام کیا؟ تو یہ اس اصرار کے نتیجہ میں ساری رعایا مخالف ہوگئی، وہ حق پرست لوگ تھے،تو اس نے آگ جلائی کہ اصحاب الاخدود کی طرح سے ان کو سزا دی جائے۔

جنرل ضیاء الحق مرحوم کے حادثہ کا پیشگی خواب

میں نے اپنے یہاں طلبہ کو اسی وقت خواب سنایا تھا،ان کے حادثہ سے پہلے، وہ ہمارے طلبہ جو بخاری شریف والے نوٹ کرتے ہیں،کہیں کہیں ڈائری میں،تو انہوں نے وہ تاریخ بھی لکھی ہوگی۔

میں نے پہلے خواب دیکھا کہ ہمارے بیرسٹر صاحب مرحوم کے ساتھ میں کہیں جنازہ میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں اور جنازہ میں شرکت کے لئے ہم گئے ملتان، ملتان پہنچے۔تو جس طرح آبادی سے باہر عیدگاہ ہوتی ہے،اس عیدگاہ کی چاردیواری ہے۔جب ہم عیدگاہ یا پریڈ کے میدان میں داخل ہوئے تو وہاں جنازہ کی نماز ہے۔اور جنازہ کی نماز کے شرکاء کون ہیں؟ بڑے بڑے اولیاء اللہ جو مرحوم ہو چکے ہیں،تمام ارواح وہاں موجود ہیں اور صفیں لگی ہوئی ہیں۔

میں جیسے ہی داخل ہوا،تو سب صف میں بیٹھے ہوئے ہیں۔تو اگلی صف میں بہت آگے حضرت مولانا یوسف بنوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔انہوں نے پہلے تو بیٹھ کر اشارہ فرمایا، جب میں ہلا نہیں، کھڑا رہا، مجھے حجاب مانع ہوا کہ میں کیسے آگے بڑھوں، اتنے مجمع کو، اکابرین کو، پھلانگ کر کے کیسے جاؤں،تو وہ اصرار فرماتے رہے، پھر کھڑے ہوگئے۔میں نے سوچا کہ تماشا بن رہا ہوں میں،تو میں نے چلنا شروع کیا۔انہوں نے اپنے ساتھ وہاں سامنے بلایا، نماز ہوئی ہوگی، اس خواب کو بہت برس ہوگئے۔

جب میں وہاں پہنچا،تو اس کے بعد، نماز کے بعد چلنے لگے،تو میں نے دیکھا کہ بیرسٹر صاحب اور ہم دونوں ایک پہاڑ پر کھڑے ہوئے ہیں اور پھر دیکھ رہے ہیں کہ چاروں طرف سے مجمع۔یہاں تو نمازِ جنازہ ہو چکی، پھر میں دیکھ رہا ہوں کہ عوام پہاڑوں پر سے اتر رہے ہیں، پیدل

اور سواریوں پر، مجمع بہت بڑی تعداد میں، لاکھوں کی تعداد میں اکھٹا ہو رہا ہے نمازِ جنازہ کے لئے۔ بس آنکھ کھل گئی۔ میں نے سوچا کہ یہ کیا؟ بعد میں جب پتہ چلا کہ اوہو! جنرل ضیاء الحق مرحوم کی نمازِ جنازہ جوفوج نے اپنے طور پر، خصوصی طور پر، اپنے طور پر پڑھی، وہ ملتان میں پڑھی گئی تھی اور جس میں عوام نے، پبلک نے شرکت کی بہت بڑے مجمع کے ساتھ، وہ اسلام آباد میں پڑھی گئی تھی۔

پھر کئی دن تک اس کا افسوس رہا کہ اچھا، نیک آدمی تھا۔ کیا ہوا ہوگا؟ حادثہ ہوگا یا سازش ہوگی، سوالات رہے دل میں۔ تو پھر میں نے دوسرا خواب دیکھا کہ کوئی مقرر کھڑے ہو کر جس طرح تقریر کرتے ہیں، مجھے سنا رہے ہیں، **بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم، وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ، وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ، وَ شَاهِدٍ وَّ مَشْهُوْدٍ، قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ،** کہ وہاں بھاولپور میں بھی جب جہاز سے وہ چلے ہیں، تو برجوں پر فوجی متعین تھے، کون سازش میں شریک تھا نہیں تھا، اللہ جانے۔ اور **و الیوم الموعود** جو انہوں نے دن متعین کیا تھا کہ اس دن ان کو مارا جائے، **و شاهدٍ و مشهود** ؟ کپتان مشہود تو تھا ہی، کوئی شاہد بھی ہوگا شریک اس میں اور جو یہ جلے ہیں، مرے ہیں جہاز میں، تیس چالیس بڑے بڑے جنرل فوجی اور حکام اس میں شہید ہوئے، تو ان کو جلنے کی وجہ سے کونسا مرتبہ ملا؟ **قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ،** جو مرتبہ اصحابِ اخدود کو ملا۔

میں نے اسی دن، اسی وقت طلبہ کے سامنے شرح کی تھی پورے خواب کی، اخیر میں **قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ، فِي لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ،** کہتے ہیں کہ کوئی چیز باقی بچی نہیں، پورے جہاز میں سے، اتنے لوگ، ان کے سامان میں سے صرف، جنرل ضیاء الحق کے جیب میں جو قرآن شریف جیبی رہتا تھا وہ محفوظ رہا۔

اصحاب اخدود کی طرح ایران میں ان کو، رعایا کو، آگ میں جلایا جا رہا ہے۔ تو ایک بچہ کے ساتھ ماں ہے۔ یہاں ظالموں نے ہاتھ میں بچہ کو لیا کہ تو اپنے مذہب اور ضد کو چھوڑتی ہے یا

نہیں؟ کہ ہم جو جس مذہب کی طرف دعوت دے رہے ہیں کہ بہن کے ساتھ نکاح جائز ہے، آدم علیہ السلام کی شریعت اس کی دلیل ہے۔ وہ کہتی ہے کہ نہیں۔ کہتے ہیں بچہ کو پھینکتے ہیں آگ میں؟ تو اس کو تھوڑا سا بچہ کی وجہ سے پس وپیش ہوا، تو بچہ نے کہا کہ ماں! آگ میں کود جانا بہتر ہے ایمان کو کھونے کے بجائے۔

ان کا بھی اصحابِ اخدود کی طرح کا واقعہ ہے۔ اس طرح وہاں سے ان کا یہ مذہب شروع ہوا، اس ظالم حکومت نے جس طرح ایک حکم تبدیل کیا نکاح کا کہ بہن کے ساتھ نکاح جائز ہے، اس ضد میں پورا مذہب تبدیل کر دیا۔ وہ آگ، جس کے ذریعہ مظلوموں کو جلایا گیا تھا، اسی کی عبادت کا آرڈر جاری کیا گیا کہ اس کی اب عبادت کی جائے۔ اس دن سے آج تک ان کے یہاں آتش پرستوں کے یہاں آگ کی پرستش جاری ہے۔

ماشطة فرعون

جس طرح خواجہ عثمان ہارونی آگ میں کود گئے، سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں تشریف لے جا رہے ہیں، جبرئیل امین ساتھ ہیں، گزر ہو رہا ہے۔

نسائی کی وہ روایت بھی سنائی تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سفر میں کہاں کہاں نیچے اتر کر نماز پڑھی ہے۔ بیت اللحم میں، کوہِ طور پر۔ تو اس سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک خوشبو محسوس فرما رہے ہیں۔ پوچھا جبرئیل، یہ خوشبو کیا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جبرئیل امین عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! یہ جو نیچے قبر ہے اس قبر سے یہ خوشبو آ رہی ہے۔ یہ قبر ہے کس کی؟ ماشطۃ فرعون کی، فرعون کے محل میں جو خادمہ تھیں، بچوں کو کنگھی کرنے والی، اس کی قبر کی یہ خوشبو ہے۔ اور اس کا قصہ بھی اسی طرح کا ہے۔

وہ فرعون کی بچی کو کنگھی کر رہی ہیں، بال اس کے سنوار رہی ہیں، کنگھی اس کے ہاتھ سے گر گئی، تو اس کی زبان سے نکلا، **بسم اللّٰہ ربی اللّٰہ**، تو فرعون کی بچی پوچھتی ہے کہ یہ رب

کون؟ **بسم اللّٰہ ربی،** اللہ کے نام سے جو میرا رب ہے، میرا باپ؟ فرعون؟ تو اس نے کہا کہ نہیں، جو تیرے باپ فرعون کا بھی رب ہے، میرا بھی رب ہے، تیرا بھی رب ہے، وہ رب، **بسم اللّٰہ ربی** سے میری مراد ہے۔

وہ پوچھتی ہے کہ میرے باپ کو معلوم ہے؟ وہ تو خود کہتا ہے **انا ربکم الاعلیٰ،** کہ میں خود رب ہوں۔ کہا کہ اس کو معلوم تو ہوگا۔ کہا آپ کی اجازت ہے؟ میں اس کو بتا سکتی ہوں باپ کو؟ ماشطہ کتنی نڈر، بے خوف، ہم تو ذرا سی دھمکی سے، ذرا سی، کوئی کسی چیز سے ڈر جاتے ہیں۔ فرعون اور اس کی حکومت اور اس کا دبدبہ، جو اس کی پرستش کرتے تھے، رب اعلیٰ اس کو مانتے تھے، تو ماشطہ فرعون کو نہیں معلوم تھا کہ وہ کیا کرے گا میرے ساتھ؟ تو پوچھتی ہے کہ میں ابا کو، اس کو بتا سکتی ہوں؟ کہا ہاں، بتا سکتی ہو۔

اس نے جیسے ہی بتایا، فرعون نے کہا ماشطہ کو بلاؤ۔ کہنے لگے، کون ہے تیرا رب؟ کہا کہ جو آسمان اور زمین اور ساری مخلوق کا جو رب ہے۔ تو جب اس کے نتیجہ میں اس ماشطہ کے لئے آگ جلائی گئی اور اس میں اس کو ڈال رہے تھے، تو اس وقت اس کے پاس کئی بچے تھے، ایک ایک کر کے ایک ایک کو ڈالا گیا۔ اسے پوچھتے تھے کہ تو باز آتی ہے اپنے مذہب سے اور اپنے رب کو چھوڑ کر مجھے ربِ اعلیٰ مانتی ہے یا نہیں؟ اس نے کہا نہیں، میرا رب وہ ہے۔ ایک کو ڈالا، دوسرے کو ڈالا، تیسرے کو ڈالا۔

حدیث میں لکھا ہے کہ جس بچہ کو وہ دودھ پلا رہی تھی، جب اس کو چھین کر وہ ڈالنے لگے، اب ماں کا دل پسیجتا ہے دودھ پیتے بچہ کی وجہ سے، تو جب اس بچہ کو پھینکا گیا آگ میں، تو آگ میں سے وہ بچہ بولتا ہے، **یا اُمی اصبری فانکِ علی الحق،** کہ اماں! حق پر جان دینے میں تو بڑا مزہ آتا ہے۔ دیکھئے، میں تو آگ میں سے بول رہا ہوں۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی خوشبو سونگھی، اس کی خوشبو معراج کے سفر میں آپ کو پہنچی۔

اللہ تعالیٰ حق پر ہمیں قائم رکھے، ہماری نسلوں کو قائم رکھے، قیامت تک کے لئے ہماری نسلوں کو دین ایمان پر قائم رکھے۔ ان کا ایمان کوئی ہلا نہ سکے، نہ مظالم، نہ مصائب، نہ حکومتیں ہلا سکیں، اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کو اس طرح مضبوط فرمائے۔